REGD E.P.No-861

رجسٹرڈ ای۔ پی نمبر ۸۶۱

جلد ۴ || ۱۴ تبوک ۱۳۳۴ ہش ۲۶ محرم ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۴ ستمبر ۱۹۵۵ء || نمبر ۳۴

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاعات

کراچی - ۶ ستمبر (بذریعہ تار) جناب میاں غلام محمد صاحب اختر) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت خدا کے فضل سے بہتر ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

۷ ستمبر- پاکستان کے تمام صوبوں کے امراء اور نمائندگان نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں آج خوش آمدید کا ایڈریس پیش کیا۔ جس میں خدا کے حضور اپنے ان دلی اور گہرے جذبات تشکر کا اظہار کیا۔ کہ وہ اپنے فضل و کرم سے ان کے محبوب امام کو خیریت اور خوشی اور کامیابی کے ساتھ واپس لایا ہے۔ حضور نے اس ایڈریس کے جواب میں ایک ایمان افروز تقریر فرمائی۔ (تقریر کا ملخص صفحہ ۲ پر ملاحظہ ہو)

احباب اپنے محبوب آقا کی صحت و سلامتی و درازیٔ عمر کے لئے باقاعدہ دعائیں جاری رکھیں۔

## ربوہ میں خوشی کی لہر

ربوہ ۶ ستمبر: صبح دس بجے بذریعہ تار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی یورپ سے بخیریت واپسی کی اطلاع موصول ہونے پر اہل ربوہ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ احباب جماعت وفور شوق اور خوشی مسرت میں اللہ تعالیٰ کے سجدات شکر بجا لائے اور ایک دوسرے کو حضور کی بخیریت مراجعت پر تہنیت اور مبارکباد کے تحفے پیش کرتے تھے۔ اس خوشی میں صدر انجمن اور تحریک جدید کے دفاتر، تعلیمی اداروں میں دن کے باقی حصہ کے لئے تمام تعطیل کا اعلان کر دیا گیا۔

اگرچہ حضور پُر نور ۵ ستمبر کی شام کو بخیریت کراچی پہنچ چکے تھے۔ لیکن تار دیر سے موصول ہونے کے باعث اہل ربوہ نے وہ رات بھی تہجد پڑھنے اور دعاؤں میں گذاری۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ربوہ میں تشریف آوری کے موقعہ پر خاص استقبال کی تیاریاں کی جا رہی ہیں جس کے لئے مکرم مرزا ناصر احمد صاحب کی صدارت میں ایک استقبالیہ کمیٹی مصروف کار ہے۔ امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے حضور کی کراچی میں بخیریت مراجعت کی خبر موصول ہوتے ہی اہل ربوہ کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں خوش آمدید کا تار دے دیا۔

مقامی طور پر ربوہ میں یہ انتظام بھی کیا گیا ہے کہ تمام مساجد میں ہر نماز کی آخری رکعت کے دوسرے سجدے میں حضور کی بخیریت تشریف آوری اور صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کی جائیں تاکہ ان خصوصی دعاؤں میں اجتماعی رنگ پیدا ہو۔

# سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی سفر یورپ سے بخیریت کامیاب واپسی

## پر

# قادیان میں جشن مسرت

قادیان ۷ ستمبر: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سفر یورپ سے کامیاب باصحت واپسی کی خبر سے تمام درویشان میں خوشی اور مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ سب نے خدا کی حمد و ثنا کرتے ہوئے ایک دوسرے کو مبارکباد دی۔

### اجتماعی دعا اور چراغاں

طے شدہ پروگرام کے مطابق عصر کی نماز کے بعد مقبرہ بہشتی میں تمام درویشان نے لمبی پُرسوز اجتماعی دعا کی۔

اسی روز رات کے وقت منارۃ المسیح کے آٹھوں بجلی کے بڑے بڑے لیمپ روشن کر گئے۔ جن کی روشنی سارے قادیان کو بقعۂ نور بنا رہی تھی۔ اور تصویری زبان میں ہر دیکھنے والے کو اس امر کی دعوت دے رہی تھی۔ کہ باوجود انقلاب زمانہ کے قادیان کا نور بدستور اکناف عالم میں پھیل رہا ہے۔ اور احمدیت کے دائمی مرکز سے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے سامان ہو رہے ہیں۔ منارۃ المسیح پر رنگا رنگ کی جھنڈیاں الگ اپنی بہار دکھا رہی تھیں۔

سلسلہ کی مرکزی عمارات کے علاوہ درویشان کرام نے اس طور پر اپنے اپنے گھروں پر چراغاں کا انتظام کر رکھا تھا۔ کہ احمدیہ محلہ کے بازار اور گلی کوچے ننھے ننھے چراغوں سے جگمگا رہے تھے۔

### جلسہ تشکر

اگلے روز یعنی ۷ ستمبر کو اس خوشی میں تمام دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں تعطیل تھی اور حسب اعلان ٹھیک ½۸ بجے صبح مسجد اقصےٰ میں زیر صدارت محترم امیر صاحب مقامی جلسہ تشکر و تہنیت منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم کے بعد چوہدری محمود احمد صاحب مبشر کی تیار کردہ نظم ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے خوش الحانی سے سنائی۔ جس میں مبشر صاحب نے درویشان قادیان کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے حضور کی باصحت و سلامتی کامیاب مراجعت پر مبارک باد پیش کی۔ اور حالات کی مجبوری کے باعث حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی پیشوائی سے معذور ہونے کا دردناک انداز میں ذکر کیا۔

پہلی تقریر جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم اے نے فرمائی۔ جس میں آپ نے بیان کیا کہ ہم لوگ کیوں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہیں۔ اور کیوں محبت رکھنی چاہئے۔ اور پھر اس محبت کا کیا تقاضا ہے۔ اور کس طرح پورا کیا جا سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے درویشان کرام کو مقامات مقدسہ میں قیام کی غرض و غایت کما حقہ پورا کرنے اور اپنے تئیں پہلے سے بڑھ چڑھ کر خدمات دینیہ میں منہمک کرنے کی تلقین فرمائی کہ یہی اصل ذرائع ہیں جن سے حضور کی خوشنودی اور نتیجۃً حضور کی بحالیٔ صحت موقوف ہے۔

دوسری تقریر جناب حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت نے فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر کے پہلے حصہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر یورپ کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خود حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے الہامات و رؤیا و کشوف اور بعض دوسرے بزرگ کی رؤیا جو چالیس سال قبل رسالہ صوفی میں شائع ہوئی تھی کا ذکر کر کے بتایا کہ کس طرح یہ تمام باتیں پوری ہوئیں۔

تقریر کے دوسرے حصہ میں محترم حکیم صاحب نے آیت قرآنی اما الزبد فیذھب جفاء و اما ماینفع الناس کی لطیف تفسیر فرماتے ہوئے ان مخالفتوں کا ذکر فرمایا جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد وقتاً فوقتاً اٹھتی رہیں۔ اور ہر موقعہ پر خدا کا کلام اما الزبد فیذھب جفاءً نہایت شان کے ساتھ پورا ہوتا رہا۔ آپ کی یہ تقریر نہایت مؤثر و مدلل تھی۔

بعدہٗ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے وہ سپاسنامہ پڑھ کر سنایا۔ جو درویشان قادیان اور جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کی طرف سے حضور کی سفر یورپ سے کامیاب مراجعت پر بطور تہنیت و درخواست دعا پیش کیا جا رہا ہے (جسے دوسری جگہ بجنسہٖ نقل کیا گیا ہے)

حاضرین نے اسے سن کر اس سے اتفاق کیا

اسی قسم کا ایک اور سپاسنامہ مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے تیار کردہ مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری نے پڑھ کر سنایا۔ اور اراکین مجلس خدام الاحمدیہ نے اس سے اتفاق کیا۔

بعدہٗ محترم امیر صاحب مقامی نے صدارتی تقریر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے مزید دعاؤں کی تحریک فرمائی۔ اور بابا فضل دین (؟) یونس احمد صاحب اسلم نے درثمین سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنی اولاد کے حق میں دعائیہ منظوم کلام سنایا اور بعد دعا جلسہ برخواست ہوا۔

### اجتماعی کھانا

پروگرام کے مطابق اس روز شام کا کھانا تمام درویشان نے مل کر کھانا تھا۔ چنانچہ نصرت گرلز سکول (یعنی مرزا گل محمد صاحب کے مکان) میں بعد مغرب مستورات کے اجتماعی کھانے کا انتظام کیا گیا۔ جس میں حلقہ درویشان کی جملہ مستورات اور چھوٹی عمر کے بچے شریک ہوئے۔ اس موقعہ پر محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ نے وہ سپاسنامہ بھی پڑھ کر سنایا جو لجنہ کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے بعد میں اجتماعی دعا ہوئی۔

مغرب کی نماز کے بعد صحن بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں جملہ درویشان بھی اجتماعی کھانے میں شریک ہوئے اس موقعہ پر شہر کے بعض غیر مسلم معززین کو بھی مدعو کیا گیا۔

کھانے کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ اور آج رات بھی منارۃ المسیح کے آٹھوں بجلی کے لیمپ روشن کئے گئے۔ اور اس طرح جشن مسرت کی یہ تقریب بفضلہ تعالیٰ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

(سٹاف رپورٹر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

# سپاسنامہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں نمائندگان جماعت احمدیہ پاکستان کی طرف سے

اور

# حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اپنے خدام سے ایمان افروز خطاب

کراچی ۷؍ستمبر ۱۹۵۵ء آج ساڑھے دس بجے صبح احمدیہ ہال کی نو تعمیر کوٹھی میں جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کے نمائندگان کی طرف سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں حضور کی سفر یورپ سے باسعادت و کامیاب و بامراد واپسی پر سپاسنامہ پیش کیا گیا جو مکرم چوہدری عبداللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے پڑھا۔ اس کے بعد حضور نے کمزوری اور بیماری کے اثرات کے باوجود اپنے خدام سے کرسی پر بیٹھے بیٹھے خطاب فرمایا۔ اور مغربی ممالک اور مغرب میں اسلام کی اشاعت کے روشن امکانات پر ایک پُر اثر اور ایمان افروز تقریر فرمائی۔

ایڈریس پڑھے جانے کے بعد حضور نے جو تقریر فرمائی۔ اس کا ملخص احباب کی دلچسپی کے لئے ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا:-

میں ان تمام جماعتوں کے لئے دعا کرتا ہوں جن کے نمائندے اس وقت کراچی میں تشریف لائے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ چونکہ یہ ایک اہم موقعہ ہے۔ اس لئے میں اس وقت کچھ ضروری باتیں کہنا چاہتا ہوں۔ جو ان ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق ہیں۔ جنہوں نے مجھے وہاں دیکھا ہے۔

ڈاکٹر روسٹی جن کا علاج تھا۔ انہوں نے ایک بات بتائی ہے۔ یوں تو یورپ کے بعض دوسرے ممالک میں اور بھی ڈاکٹروں نے مجھے دیکھا ہے۔ جرمن ڈاکٹروں نے بھی دیکھا ہے۔ انگریز ڈاکٹروں نے بھی دیکھا ہے۔ لیکن اصل علاج ڈاکٹر روسٹی کا تھا۔ جو زیورک کے یونیورسٹی ہاسپٹل کے میڈیکل ڈائرکٹر ہیں۔ پہلے بھی انہوں نے مجھے متواتر کہا تھا۔ مگر چلتے وقت انہوں نے خصوصیت سے کہا کہ یہ بات ایک بار پھر میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں۔ کہ انسان کے اندر اللہ تعالیٰ نے ایک معین طاقت رکھی ہے۔ اور وہ اسی طاقت کے مطابق کام کر سکتا ہے۔ اس سے زیادہ نہیں آپ نے اپنی گزشتہ عمر میں نارمل حالت سے ڈیڑھ سو فی صدی زیادہ کام کیا ہے۔ اب میں آپ کی بیماری کی آخری حالت کو دیکھ کر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ چونکہ پہلے آپ نارمل حالت سے ڈیڑھ سو فی صدی زیادہ کام کر چکے ہیں۔ تو اب ایک نارمل آدمی کی استعداد کے مطابق کام کریں۔ آپ کو آرام کی اب زیادہ ضرورت ہے۔ آپ آرام کریں۔ اور طبیعت کو ہمیشہ خوش رکھیں۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ آپ کی صحت میں جو ترقی ہو رہی ہے وہ ضائع ہو جائے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ ایک دوسرے کو یہ باتیں اچھی طرح سمجھا دیں۔ تاکہ ڈاکٹری مشورہ کے مطابق وہ میری صحت کے لئے کسی تشویش کا موجب نہ بنیں۔

اس کے بعد مغرب میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر اپنے قیمتی خیالات کا اظہار فرمایا۔ اور بتایا کہ کس طرح ان لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام کی سچائی اثر کرتی چلی جا رہی ہے۔ اور وہ قرآنی تعلیم کی افضلیت اور اس کی برتری کے قائل ہوتے جا رہے ہیں۔ حضور نے جماعت کو مسلسل قربانیوں کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:-

اگر کسی سلسلہ کا صرف ایک فرد پر انحصار ہو۔ تو آج نہیں تو کل وہ سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ لیکن جماعت کا ہر فرد اپنے آپ کو قربانی کے لئے پیش کرے۔ اور وہ اور اس کی اولاد اسلام کی اشاعت کے لئے مسلسل کوشش کرتی چلی جائے۔ تو ایک لمبے عرصہ تک یہ سلسلہ ممتد ہو سکتا ہے۔ یہ یاد رکھو کہ ابتداء میں ترقی ہمیشہ آہستگی کے ساتھ ہوتی ہے۔ لیکن الٰہی سنت یہ ہے۔ کہ کچھ وقفہ کے بعد بڑے زور کے ساتھ بند ٹوٹتا ہے۔ اور لاکھوں لاکھ لوگ سچے مذہب میں شامل ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ پس اپنی جدوجہد کو جاری رکھو اور اس کا انتظار کرو۔ جب خدائی نصرت اور اس کی مدد کا وقت آ جائے گا۔ اگر ہماری جماعت نے قربانی کی اس سپرٹ کو قائم رکھا تو جب کامیابی کا وقت آئے گا۔ تو وہ لوگ جو ہمت ہار کر بیٹھ چکے ہوں گے حسرت کریں گے۔ کہ کاش ہم ہمت نہ ہارتے اور ہم بھی اس فتح میں شریک ہو جاتے۔

## کلام سید الامام

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اپنے کارندوں کو کہا کرتا تھا کہ اگر کوئی شخص تنگدست ہو تو اس سے درگذر کیا کرو۔ تا اللہ تعالیٰ ہم سے درگذر فرما دے جب وہ فوت ہوا تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے درگذر فرمایا۔ (مسلم)

(۲) حضرت سہیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا کہ اللہ کی قسم تیرے ذریعہ اللہ تعالیٰ ایک شخص کو بھی ہدایت دے تو یہ امر تیرے لئے بہت سے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے (بخاری)

(۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی ہدایت کی طرف بلائے اس شخص کو تمام ان لوگوں کے برابر ثواب ہوگا جو اس کی پیروی کریں گے۔ (مسلم)



# اخبار احمدیہ

ربوہ ۶؍ستمبر (بذریعہ تار) مکرم عبد المنان صاحب نے اطلاع دی کہ ان کے والد بزرگوار حضرت عبد المغنی خاں صاحب ۴؍ستمبر کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب (امیر مقامی) نے کثیر تعداد کی معیت میں نماز جنازہ پڑھائی۔ اور آج صبح نو بجے آپ کو مقبرہ موصیان میں سپرد خاک کیا گیا (مزید حالات الگ درج کئے گئے ہیں)

قادیان ۶؍ستمبر۔ آج عصر کے بعد جنازہ گاہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں محترم مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نے کثیر تعداد کے ہمراہ جنازہ غائب پڑھا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ اور درجات بلند فرمائے۔

کراچی۔ محترم قاضی محمد اسلم صاحب صدر شعبہ نفسیات کراچی یونیورسٹی کے صاحبزادہ مکرم قاضی منصور احمد صاحب ایم۔ اے فلاسفی میں اول ملکہ یونیورسٹی میں اول آئے ہیں۔ علاوہ ازیں پاکستان کی اعلیٰ ملازمتوں کے امتحانات میں بھی نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ یعنی پاکستان لسٹ میں پانچویں پوزیشن حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ اور مزید دینی و دنیوی ترقیات عطا کرے۔ آمین۔

ربوہ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی لندن سے روانگی سے اس وقت تک جماعت ربوہ کی طرف سے سولہ بکرے ذبح کئے گئے۔ اور حضور کی بخیریت واپسی کے لئے دعائیں کی گئیں

ربوہ۔ نصرت گرلز ہائی سکول کی دو طالبات زاہدہ پروین اور حلیمہ کشور کو امتحان مڈل ۱۹۵۵ء میں زبان اور امتیازی کامیابی حاصل کرنے پر حکومت کی طرف سے ہائی سکول سکالرشپ ملا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں یہ کامیابی مبارک کرے

قادیان ۱۰؍ستمبر مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ ناظر اعلیٰ بکار سلسلہ بٹالہ تشریف لے گئے۔ اور مکرم ملک صلاح الدین صاحب ۵ و ۱۰؍ستمبر کو بکار سلسلہ بٹالہ و گورداسپور گئے۔

## زائرین

مندرجہ ذیل احباب قادیان تشریف لائے:-

(۱) ۲۲؍اگست۔ ضلع سیالکوٹ سے ماسٹر کمال الدین صاحب (ہمزلف عبد الکریم صاحب) ربوہ سے سعید احمد صاحب (پسر ٹھیکیدار بشیر احمد صاحب) نرگڑھی سے ملک عبد الکریم صاحب (والد ملک بشیر احمد صاحب) (۲) ۲۴؍اگست۔ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ (دختر میاں سراج الدین صاحب مؤذن) ربوہ سے (۳) ۲۵؍اگست۔ ربوہ سے ناصر احمد صاحب خالد۔ کراچی سے محترمہ رسولن بیگم صاحبہ (اہلیہ ماسٹر نثار احمد صاحب) (۴) ۲۶؍اگست۔ منٹگمری سے محمد احمد صاحب اختر۔ ضلع سیالکوٹ سے اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب مہار کلرک دفتر وصیت قادیان (۵) ۲۷؍اگست۔ ڈھاکہ سے قریشی رشید احمد صاحب (برادر قریشی سعید احمد صاحب) ربوہ سے غلام سرور صاحب (داماد میاں سراج الدین صاحب مؤذن) لاہور سے محمد جمیل خاں صاحب (از اقارب ممتاز احمد صاحب ہاشمی) منٹگمری سے ملک عصمت اللہ خاں صاحب (برادر ملک صلاح الدین صاحب) و ملک محمد شریف صاحب (برادر زادہ حضرت حامد علی صاحب) بیکوال سے خواجہ شمس الدین صاحب (۶) ۲۸؍اگست۔ لاہور سے محمد شریف صاحب رہنوئی عبد الرحمٰن صاحب سائیں) منیر احمد صاحب (برادر ٹھیکیدار بشیر احمد صاحب) بابو محمد شریف صاحب (ہمزلف مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب امیر مقامی)

مندرجہ ذیل احباب واپس تشریف لے گئے۔

(۱) ۲۲؍اگست۔ مبارک احمد صاحب۔ بیگم بی بی صاحبہ (۲) ۲۳؍اگست۔ مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی۔ عبد الغنی صاحب مع اہل و عیال۔ ملک سعادت احمد صاحب (۳) ۲۴؍اگست۔ کرامت اللہ خاں صاحب۔ داؤد احمد صاحب و قریشی عبد الرحمٰن صاحب (۴) ۲۷؍اگست۔ مسٹر رحیم بخش صاحب امریکن (۵) ۲۸؍اگست۔ محترمہ صدیقہ بیگم صاحبہ و محترمہ امۃ المنان ریحانہ صاحبہ۔ حمید احمد صاحب محمد احمد صاحب اختر۔ (۶) ۲۹؍اگست۔ محترمہ نسیمہ بیگم صاحبہ۔ محترمہ حسن بی بی صاحبہ۔ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ۔ مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم مبلغ مغربی افریقہ۔ قریشی رشید احمد صاحب۔ ملک محمد شریف صاحب و برادر سائیں عبد الرحمٰن صاحب) (۷) ۳۰؍اگست۔ عبد الرشید (پسر مستری عبد الغفور صاحب) بشیر احمد صاحب (پسر عبد الکریم صاحب) عبد اللہ صاحب لائلپوری۔ عنایت اللہ صاحب (۸) ۳۱؍اگست ناصر احمد صاحب خالد۔ خواجہ شمس الدین صاحب۔ منیر احمد صاحب۔ محمد جمیل خاں صاحب۔

## درخواستہائے دعا

۱۔ عرصہ دو تین ماہ سے میری محترمہ والدہ صاحبہ بوجہ جوڑوں کے درد کے بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کیلئے درخواست ہے۔
خاکسار ناصر احمد ارشد ریڈر نائب تحصیلدار بہ ضلع مظفر گڑھ

۲۔ مولوی عبد المطلب صاحب مبلغ کے دو بھائی مشرقی پاکستان میں ہیں اور آجکل سیلاب کی وجہ سے سخت مشکلات میں مبتلا ہیں جن کے ازالہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

## خطبہ عید الاضحی

# مکّہ میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے توحید کا جو جھنڈا بلند کیا تھا وہ قیامت تک قائم رہیگا

### از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۳۱ جولائی ۱۹۵۵ء بمقام ...

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

یہ عید جس کو مسلمان

### عید الاضحیہ

کہتے ہیں یعنے قربانیوں کی عید یہ ابراہیمؑ کے ایک بیٹے کی یاد میں منائی جاتی ہے۔ جس کے قربان کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو حکم دیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو پورا کرنے کے لئے ابراہیم تیار ہو گیا تھا۔ وہ کونسا بیٹا تھا۔ اس معاملہ میں

### اسلام اور عیسائیت میں اختلاف

ہے۔ بائیبل کہتی ہے کہ وہ اسحاقؑ تھا۔ قرآن کریم کہتا ہے۔ وہ اسمٰعیلؑ تھا۔ جہاں تک اس واقعہ سے جو نتیجہ نکلتا ہے۔ اس کا تعلق ہے مذبوح اسحاق ہو یا اسمٰعیل ہو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بات ایک ہی ہے۔ کہ حضرت ابراہیمؑ کو خدا نے اپنے ایک بیٹے کی قربانی کا حکم دیا۔ اور اس نے قبول کر لیا۔ لیکن جہاں تک اس واقعہ کے اخلاقی پہلو کا تعلق ہے۔ قرآن کا بتایا ہوا واقعہ بہت زیادہ معقول معلوم ہوتا ہے

### بائیبل کہتی ہے

کہ خدا نے ابراہیمؑ کو اسحاق کے قتل کرنے کا حکم دیا۔ (پیدائش باب ۲۲) اور اس نے اسے قبول کر لیا۔ لیکن پھر وہ یہ بھی بتاتی ہے۔ کہ جب وہ اسے ذبح کرنے لگا۔ تو فرشتے نے اسے منع کر دیا۔ کہ اس کو مت ذبح کر بلکہ ایک بکرا جو جھاڑیوں میں پھنسا ہوا کھڑا تھا اسے ذبح کر۔ گویا اسحاق کو کسی شکل میں بھی نہ ظاہری الفاظ میں نہ تشبیہی الفاظ میں ذبح کیا گیا۔ گویا یہ سارا واقعہ ایک مضحکہ تھا۔ ایک کھیل تھا۔ جو خدا نے ابراہیمؑ سے کھیلا۔ آخر اس میں کیا لطف تھا۔ کہ پہلے تو خدا نے ابراہیمؑ سے کہا کہ تو اسحاق کو ذبح کر اور پھر اسے منع کر دیا۔ نعوذ باللہ۔

### عیسائی پادری

کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اس ذریعہ سے ابراہیمؑ کو بتایا کہ انسانی قربانی آئندہ نہیں ہو گی۔ لیکن یہی بات خدا تعالیٰ اس سے زیادہ عمدہ اور صاف الفاظ میں بھی کر سکتا تھا۔ قرآن کریم نے جو

### اسماعیل کا واقعہ

بیان کیا ہے۔ وہ نہایت معقول ہے۔ اور ہر آدمی سمجھ سکتا ہے۔ کہ اس واقعہ میں بہت سی حکمتیں تھیں۔ اس میں کہا گیا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو دو حکم دیئے۔ ایک یہ کہ تو اسمٰعیلؑ کو ذبح کر اور دوسرے یہ کہ تو اسمٰعیل کو بغیر پانی اور بغیر کھیتی باڑی والی جگہ میں چھوڑ آ۔ یعنے مکہ میں جہاں وہ اس لئے دنیا سے دور رہ کر اور بھوک پیاس کی تکلیف برداشت کر کے زندگی گزارے۔ کہ لوگوں کو دین کی تعلیم دے۔ اور خدائے واحد کی عبادت میں لگائے۔ گویا اسمٰعیلؑ کی قربانی کا جو ابراہیمؑ کو حکم دیا گیا تھا۔ وہ تشبیہی زبان میں تھا۔ مراد یہ نہ تھی۔ کہ واقعہ میں چھری سے اپنے بیٹے کو ذبح کرے۔ یہ بے کار اور بے ہودہ فعل ہے۔ بلکہ

### ذبح سے مراد

اس کو دین کی خاطر ایسی جگہ پر رکھنا مراد تھا۔ جہاں کھانے پینے کے سامان مہیا نہیں تھے۔ چنانچہ گو قرآن کریم کے مطابق بھی اسمٰعیلؑ کو ذبح کرنے سے منع کر دیا۔ اور اس کی جگہ ایک دُنبہ ذبح کرنے کی تلقین کی۔ لیکن خواب کا جو

### اصل مفہوم

تھا۔ یعنے اسمٰعیلؑ کو ایک بے آب و گیاہ جنگل میں چھوڑ آنا۔ اس سے ابراہیمؑ کو منع نہیں کیا بلکہ اس حکم پر ابراہیمؑ سے عمل کروایا۔ چنانچہ آج تک مکہ اسمٰعیلؑ کی نسل سے آباد ہے! اور خدائے واحد کی وہاں پرستش کی جاتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف لوگوں کو بلایا جاتا ہے اس تشریح کے مطابق ابراہیمؑ نے واقعہ میں اسمٰعیل کو قربان کر دیا۔ اور یہ قربانی ظالمانہ اور وحشیانہ قربانی نہیں تھی۔ بلکہ

### پُر مغز اور با معنے قربانی

تھی۔ جس سے آج تک دنیا فائدہ اُٹھا رہی ہے۔ اور اب بھی اسمٰعیلؑ کے ذریعہ سے اس بے آب و گیاہ جنگل میں خدائے واحد کا نام بلند کیا جاتا ہے۔ آج ہم اس واقعہ کی یاد کو تازہ کرنے کے لئے اس جگہ پر جمع ہوئے ہیں۔ لاکھوں آدمی اس

### وادی غیر ذی زرع

میں جمع ہیں۔ اور بلند آواز سے کہہ رہے ہیں لبیك اللّٰھم لبیك لا شریك لك لبیك۔ اے میرے خدا میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تیری توحید کو پھیلانے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ ذرا اس بات پر غور کرو۔ اور سوچو کہ بائیبل میں بیان کیا ہوا اور قرآن کے بیان کردہ واقعہ سے کیا کوئی بھی مناسبت رکھتا ہے

### بائیبل کا حکم

تو ایک وحشیانہ اور ظالمانہ حکم معلوم ہوتا ہے جس میں کوئی حکمت نہیں تھی۔ اسحاق کے گلے پر چھری پھیرنے سے دنیا کو کیا فائدہ ہو سکتا تھا۔ یا خود اسحاق کو کیا فائدہ ہو سکتا تھا۔ مگر اسمٰعیلؑ کو مکہ چھوڑنے سے اسمٰعیلؑ کو بھی فائدہ ہوا۔ اور دنیا کو بھی فائدہ ہوا۔ اسمٰعیل توحید سکھانے کا

### ایک بہت بڑا استاد

بن گیا۔ اور دنیا اُسکے ذریعہ سے خدائے واحد کی عبادت کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ مکہ کو دنیا کے نقشہ سے الگ کر دو۔ تو ساری دنیا میں توحید کا کوئی مرکز باقی نہیں رہتا۔ اور اسمٰعیلؑ کی قربانی کو حذف کر دو۔ تو خدا کے لئے زندگیاں وقف کرنے والا دلولہ پیدا کرنے کی کوئی صورت دنیا میں باقی نہیں رہتی۔ اسحاق اپنی قربانی دینے کے لئے تیار ہو گیا۔ اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ اسمٰعیلؑ توحید کے لئے زندگی وقف کر کے

### دنیا کا محسن

بن گیا۔ اور جس جس جگہ پر اس نے یہ قربانی پیش کی تھی۔ وہ ہمیشہ کے لئے توحید کا مرکز بن گئی۔ پس خدا تعالیٰ کی برکتوں کا مستحق ہے۔ اسمٰعیلؑ اور خدا تعالیٰ کی برکتوں کا مستحق ہے۔ مکہ جہاں اس نے قربانی پیش کی۔ قیامت تک خدا کی توحید کا جھنڈا وہاں کھڑا رہے گا۔ قومیں قوموں پر چڑھائی کریں گی۔ ایک قوم کے بعد دوسری قوم کا جھنڈا زمین پر گرے گا۔ مگر مکہ میں اسمٰعیلؑ کے ہاتھ سے گاڑا ہوا

### توحید کا جھنڈا

قیامت تک کھڑا رہے گا۔ کوئی نہیں جو اس کو توڑ سکے کوئی نہیں جو اس کو گرا سکے۔ وہ کونہ کا پتھر ہے۔ جو اس پر گرے گا۔ وہ بھی چکنا چور ہو جائے گا اور جس پر وہ گرے گا وہ بھی چکنا چور ہو جائے گا۔ یہ خدائی فیصلہ ہے جس کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ ایک ایک کر کے دنیا اس توحید کے جھنڈے کے نیچے آئے گی یہاں تک کہ ساری دنیا وہاں جمع ہو جائے گی۔ اور آخر

### ایک دن آئے گا

کہ جس طرح آج کی عید کے دن مکہ میں خدا کی توحید کے نعرے بلند کئے جاتے ہیں۔ دنیا کے کونہ کونہ سے توحید کے نعرے بلند کئے جائیں گے۔ اور خدائے واحد کی تکبیر کہی جائے گی۔ اور جس طرح دنیا سے تمام جھوٹے معبود مٹا کر ایک خدا کی حکومت قائم کی گئی ہے اسی طرح دنیا سے مختلف قومیتیں مٹا کر

### انسانیت کی حکومت

قائم کی جائے گی۔ اور آسمان پر بھی ایک خدا ہو گا اور زمین پر بھی ایک ہی نسل ہو گی۔ سب جھوٹی قومیتیں مٹا دی جائیں گی جس طرح سب جھوٹے خدا مٹ چکے ہیں۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ دن جلد آئے۔ اور اس

### عید کے سبق

ساری دنیا یاد کرے۔ اور ساری دنیا اپنے پیدا کرنے والے خدا کے آگے جھک جائے اور فساد اور لڑائی جھگڑا دنیا سے مٹ جائے۔ ہر دل کعبہ بن جائے یعنی خدا کا گھر۔ اور جس طرح خدا عرش پر ہے۔ اسی طرح ہر انسان کے دل میں بھی ہو۔

(الفضل ۸/۵۵/ ۳۱)

---

# قرارداد تعزیت

## منجانب لوکل انجمن احمدیہ قادیان

بزرگانِ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب حضرت ماسٹر نذر حسن صاحب آسام و حضرت مولوی عبد المغنی صاحب کی وفات پر دلی رنج و اندوہ کا اظہار کرتی ہے۔ حضرت حکیم صاحب نے اپنی عمر عزیز کے بہترین بیس سال اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے مغربی افریقہ میں گذارے۔ اور حضرت ماسٹر صاحب جہاں خود ایک نیک بزرگ صحابی تھے وہاں آپ کے چار بیٹے ۱۔ امام مسجد لنڈن ۲۔ مبلغ مغربی افریقہ ۳۔ کارکن اخبار الفضل ۴۔ نائب امیر جماعت راولپنڈی خدمات بجا لا رہے ہیں۔

حضرت مولوی عبد المغنی خاں صاحب کی ساری زندگی مخلصانہ خدمات سلسلہ میں گذاری۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند فرمائے۔ اور ان قومی صدمات کی تلافی کر کے اُن کے بہترین جانشین پیدا کرے۔ اور اُن کے اعزا و اقارب کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔

(جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان)

---

# ولادتیں

قادیان ۲ ستمبر کو فضل الرحمان صاحب درویش کے ہاں لڑکی اور ۸ ستمبر کو مولوی محمد صادق صاحب ناقد کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان مولودین کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

## حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر نگرانی

# لنڈن میں مبلغین اسلام کی تاریخی کانفرنس

### کانفرنس میں پیشکردہ برطانیہ مشن کی رپورٹ

### برطانیہ مشن

برطانیہ کا رقبہ ۹۴۲۷۸۰ مربع میل ہے اور اس کی آبادی چار کروڑ کے قریب ہے اس مشن میں سلسلہ کی مشہور ہستیاں کام کر چکی ہیں۔ جن میں مکرم چوہدری فتح محمد صاحب حضرت مولانا نیر صاحب۔ مولانا عبد الرحیم صاحب درد۔ مکرم ملک غلام فرید صاحب۔ مکرم خان صاحب فرزند علی خان صاحب۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس۔ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ۔ مکرم ظہور احمد صاحب باجوہ۔ علی الترتیب امام و انچارج مشن رہے ہیں۔ اس وقت اس مشن میں مولوی مولود احمد خان صاحب امام مسجد لنڈن انچارج مقرر ہیں۔ اس مشن ہاؤس میں دفتر سٹنگ روم لائبریری اور رہائشی کمروں کے علاوہ ایک شاندار مسجد بھی ہے۔ جس کی بنیاد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۲۴ء میں رکھی۔ جو لنڈن میں صرف یہی ایک مسجد ہے۔ خدائے واحد کی عبادت۔ اعلیٰ جلال کو دنیا میں پھیلانے اور اشاعت اسلام کے لئے قائم کی گئی۔ اس کے علاوہ دوسری جگہ ثقافتی ادارے ہیں۔ جو مسلم حکومتوں کی اعانت سے سوشل تعلقات کے لئے قائم ہیں اور بعض رہائشی مکان ہیں۔ جن کو نمازیں ادا کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ووکنگ کی مسجد ہے مگر وہ لنڈن سے باہر ہے جس کی تعمیر ایک انگریز نے کی تھی۔

مشن میں مرکزی انجمن ترقی اسلام حیدرآباد دکن اور دوسرے احمدی مشنوں کا لٹریچر موجود ہے جو متلاشیان حق میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ بعض کتب قابل فروخت بھی ہیں۔ مشن کی سرگرمیوں میں عیدین کی عظیم تقاریب بھی ہیں جس میں مسلم وغیر مسلموں کی کثیر تعداد شامل ہوتی ہے۔ ہر مذہب کے لوگ بلا امتیاز رنگ و قوم اس میں شریک ہوتے ہیں جس میں مختلف حکومتوں کے نمائندے اور اخباری نامہ نگار بھی ہوتے ہیں۔ جو ان تقاریب کو اور زیادہ پر شوکت بنا دیتے ہیں۔ پچھلی عید الفطر کا ذکر ایک لنڈن کے اخبار میں تفصیلی طور پر آیا ہے جس نے اس دعوت کی افادیت کو خوب سراہا ہے اور اپنے حلقے کے ممبر نے بھی اپنی سالانہ رپورٹ میں اس مسجد اور اس کی پرکیف دعوتوں کا ذکر کیا ہے۔ اور اس طرح اس کی اہمیت کو واضح کر دیا ہے

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ لنڈن مشن اور اس کی ساکھ کو یہاں کے ممتاز لوگوں میں ایک خاص مقام حاصل ہے۔ اہم سوانح اور تقاریب پر اس مشن کو مدعو کیا جاتا ہے۔ بیرونی سلاطین کی آمد پر امام مسجد کو بلایا جاتا ہے۔ آنے والے کے استقبال کے علاوہ اس کو خاص دعوتوں میں مدعو کیا جاتا ہے۔ اور خاص جگہ اس کو دی جاتی ہے۔ ملکہ معظمہ اپنی سالانہ دعوت میں مشن کو بھی دعوت دیتی ہیں اس کے علاوہ غیر مسلم ادارے سوسائٹیز اور مختلف کلبوں کو مسجد میں مدعو کر کے اسلام کی تبلیغ کی جاتی ہے۔ تقاریر کے بعد سوالات کا موقعہ دیا جاتا ہے۔ تا اسلام کے متعلق پیدا شدہ غلط فہمیوں کا ازالہ کیا جائے۔ اور اس قسم کی دعوتیں بفضلہ تعالیٰ کافی مفید ثابت ہوتی ہیں اور دلچسپی رکھنے والے احباب کو لٹریچر بھی دیا جاتا ہے۔ چنانچہ پچھلے دو مہینوں میں دو سو سائیکلسٹوں کو مدعو کیا گیا۔ انہوں نے ہماری دعوت کو قبول کیا یہاں وہ لوگ آئے۔ ہماری تقاریر کو بغور سنا اور اسلامی معلومات میں کافی دلچسپی انہوں نے لی۔ امسال بیرونی حکومتوں کے سرکردہ وزیراعظم اور شہنشاہ کو قرآن مجید کا تحفہ پیش کیا گیا۔ سیلون کے وزیر اعظم سرجان کوٹلہ والا نے قرآن کریم کے مبارک ہدیہ کو بشوق قبول کیا اور اس کے مطالعہ کا وعدہ کیا۔ اسی طرح شہنشاہ ایران کی آمد پر ان کو خوش آمدید کہتے ہوئے اس مشن نے ان کی خدمت میں قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ابھی ہالینڈ سے شائع کیا ہے۔ شاہ موصوف نے نہ صرف اس تحفے کو قبول کیا۔ بلکہ جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کو بھی سراہا۔ جو وہ قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم کرا کر کر رہی ہے۔ یہ تعریف محض سطحی تعریف نہ تھی۔ بلکہ ٹھوس حقیقت پر مبنی تھی۔ جس کا ثبوت وہ گراں قدر قبلہ نما کا عظیم الشان عطیہ ہے۔ جو شہنشاہ موصوف نے اس مسجد کے لئے بنوایا۔ اور پھر اپنے سفیر مقیم لنڈن کے ذریعہ مذکورہ حقیقت کے اعتراف کے ساتھ اس مسجد کو دیا گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس کے علاوہ یہ مشن یونیورسٹی کے پروفیسرز اور راہبوں اور اعلیٰ علمی شخصیتوں کو خطوط و ملاقاتوں کے ذریعہ بھی پیغام حق پہنچاتا ہے۔ جس کی وجہ سے اس طبقہ کی توجہ دن بدن اسلام کی طرف زیادہ سے زیادہ تر ہوتی جاتی ہے۔ اور وہ مختلف مواقع پر امام مسجد کو مدعو کرتے ہیں۔ تاکہ ان کی مجالس میں محاسن اسلام بیان کئے جائیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ مشن اسلام کا پیغام نہ صرف برطانیہ میں بلکہ دنیا کے کئی دور دور کے ممالک میں پھیلانے کا ذریعہ ہے۔ اور بفضلہ تعالیٰ اس مشن کے قیام کے بعد کئی روحوں کو ہدایت نصیب ہو چکی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

---

## محفلِ آخرین

از مکرم سید اختر احمد صاحب اختر اورینوی ایم۔ اے صدر شعبہ اردو پٹنہ یونیورسٹی پٹنہ ۵

نوٹ:۔ یہ غزل آپ نے محترم حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت قادیان کی نظم سے متاثر ہو کر لکھی ہے اور آپ ہی کا ذکر آخری شعر میں ہے (ایڈیٹر)

"وہ خزاں کے دن تو گذر گئے یہ تو عین فصلِ بہار ہے"
تری آزمائشِ شوق ہے، رہِ گُل میں بھی جو یہ خار ہے

درِ مصطفٰے پہ ہجوم ہے، جو ہے جان و دل سے نثار ہے
یہ عروج محفلِ آخرین، پرِ شوق دامنِ تار ہے

وہ بجی ہے ہند میں بانسری، یہ نوائے شعلۂ فارسی!
ہے یہ سوزِ عودِ عرب لئے، یہ جو بوئے مشکِ تتار ہے

اُنہیں شاخہائے کہن میں پھر نئے گُل کھلے، نئے پھل لگے
وہی گیت ہیں، وہی چہچہے وہی سوز و سازِ ہزار ہے

تجھے زاہدوں سے ہے کام کیا، تجھے واعظوں سے ہے کیا غرض
وہ حسین جب ہے سبُو بہ کف تو شراب پینے سے عار ہے؟

ہے یہ کس شباب کی دلکشی، ہے یہ کس جمال کی دلبری،
کہ نگاہِ عاشقِ سر بہ کف بہ سرورِ جلوہ نثار ہے؟

سرِ کاروانِ حجاز پھر وہ اُٹھی اذانِ رحیل سُن!
جنہیں شوقِ منزلِ حُسن ہے، اُنہیں چین ہے نہ قرار ہے

وہ نوا ہے محرمِ گوش اب، وہ سرود ہے بہ خروش اب
پرِ جبرئیل ہے نغمہ زن، یہ نوید جلوۂ یار ہے

دلِ عشق میں بھی ہیں گرمیاں، رُخِ حُسن میں بھی ہیں شوخیاں
تیرے شوق پر ہے فسردگی ترے ولولہ پہ اُتار ہے

ترا ذوقِ سجدہ ہے نارسا، ترا شوق ہے صنم آشنا
دمِ عشق جذبۂ برملا کہ نشانۂ دل سر دار ہے

لبِ جاں فزا ہیں پر جنبشیں، ہیں نقابِ رُخ میں بھی لرزشیں
"تو نظر تو اپنی اُٹھا ذرا، ترے سامنے وہ نگار ہے!"

یہ پیامِ بدر و حُنین ہے، یہ نشانِ خونِ حُسینؑ ہے
کہ بہار آئے گی باغ میں جو کبھی خزاں کا شکار ہے

تمہیں اے خلیلِ حنیف ہو کہ دیارِ یار کے ہو رہے
کہو، اخترِ شب تار سے بھی مہِ مُبین کو پیار ہے؟

اختر اورینوی

---

## حضرت مولوی عبد المغنی صاحب رضؓ

احباب یہ خبر نہایت گہرے رنج و اندوہ سے سنیں گے۔ کہ تھوڑے کے عرصہ میں بزرگانِ سلسلہ حضرت اماں جی رضؓ حضرت مولوی نذیر احمد صاحب علی۔ حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب۔ حضرت ماسٹر محمد حسن صاحب آسان کے علاوہ حضرت مولوی عبد المغنی خان صاحب بھی وفات پا گئے آپ ضلع فرخ آباد (یو پی) کے خوانین کے ایک معزز خاندان کے فرد تھے اور احمدیت قبول کر کے ۱۹۱۱ء یا ۱۹۱۲ء میں قادیان ہجرت کر آئے تھے۔ اور خلافت ثانیہ میں نظارتوں کے قیام پر سب سے پہلے ناظر بیت المال مقرر ہوئے۔ اور پھر ایک وقت ناظر دعوۃ و تبلیغ و وکیل التبشیر رہے۔ ۳۵ سال تک آپ نے مختلف نظارتوں میں کام کرنے کی توفیق پائی۔ ایک موقعہ پر آپ کی تعریف میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ ۲۴

…تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ آپ سلسلہ کے بوجھ اور تفکرات کی وجہ سے قبل از وقت بوڑھے ہو گئے ہیں۔ آپ کی یادگار ایک صاحبزادہ ہیں آپ کی مغفرت و بلندئ درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل اور خدمات سلسلہ کی توفیق پانے کے لئے دعا فرمائیں۔

# درویشانِ قادیان کی طرف سے سپاسنامہ

## بحضور امام ہمام فضل عمر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی

### ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

## بر موقعہ واپسی سفر یورپ

سیدنا و امامنا و مرشدنا ایدکم اللہ بنصرہ العزیز

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم خاکساران درویشان قادیان حضور پُرنور کی خدمت عالیہ میں سفر یورپ سے مع اہل بیت و خدام واپس تشریف آوری پر مبارکباد عرض کرتے ہیں جب حضور علاج اور صحت کی درستی کے لئے عازم یورپ ہوئے اس وقت حضور کے درویش خدام بوجہ حالات کی مجبوری کے خود حاضر خدمت ہوکر حضور کو رخصت نہ کرسکے۔ لیکن حضور کی تشویشناک بیماری اور دور دراز سفر کی وجہ سے ہمارے سب کے دل غم اور فکر سے بھرے ہوئے تھے اور اس دوران میں ہم محسن حقیقی اور شافی مطلق خدا کے حضور آپ کے لئے دردمندانہ دعاؤں میں معروف رہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ اس نے جماعت پر جو ابھی کمزور اور ناتواں ہے۔ بالخصوص اور بنی نوع انسان پر بالعموم رحم فرماتے ہوئے حضور کو صحت عطا فرماکر جلد واپس تشریف لانے کی توفیق بخشی الحمد للہ۔

سیدنا! حضور کا یہ سفر جہاں اور بہت سے فیوض و برکات کا موجب ہوا ہے۔ وہاں اس سفر میں حضور کے دوبارہ ورود دمشق سے ایک دفعہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہوئی ہے۔ نیز علاوہ اور پیشگوئیوں کے نواب سید صدر الدین رئیس ریاست بڑودہ کا آج سے چالیس بیالیس سال پیشتر کا خواب بھی لفظی طور پر پورا ہوا ہے۔ جو رسالہ "صوفی" میں شائع شدہ ہے۔ جس میں انہوں نے دیکھا تھا کہ

"ایک صاحب سفر جہاز کی تیاری میں معروف ہیں اور فرماتے ہیں۔ کہ یورپ جاتا ہوں۔ علاج کرنا ہے۔ اور میرا نام عمر بن الخطاب ہے۔"

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔ کہ اس نے جس طرح حضور کے پہلے سفروں کو بابرکت کیا۔ اور ان کو اسلام اور احمدیت کی ترقی کا باعث بنایا۔ اسی طرح باوجود علالت طبع کے حضور کا یہ سفر بھی ہر طرح سے مفید اور بابرکت ثابت ہوا۔ جس میں حضور کو علاوہ یورپ کے ماہر ڈاکٹروں سے اپنی علالت کے متعلق طبی مشورہ حاصل کرنے کے مغرب کے تثلیث کدوں میں اسلامی توحید و رسالت کی تبلیغ کو وسیع کرنے کے لئے انتظام کا موقعہ ملا اور اہل یورپ کے کانوں میں ایک دفعہ پھر حضور کی یہ آواز گونجی کہ

میری طرف چلے آئیں طبیب روحانی
کہاں کے دردوں دکھوں کے لئے طبیب ہوں میں

امامنا! حضور نے اس سفر پر روانہ ہوتے وقت اعلان فرمایا تھا کہ میں یورپ میں جاکر تبلیغ اسلام کو وسیع کرنے کے لئے برموقع تجاویز و انتظامات کروں گا۔ اور "قصۂ زمین برسر زمین" طے کروں گا۔ حضور کے اس اعلان کو ہندوستان اور پاکستان کے کئی اخبارات و رسائل نے نقل کیا۔ اور اس بات پر حسرت کا اظہار کیا کہ کاش! آپ کے سوا کسی اور مسلمان لیڈر کو ایسے پاکیزہ خیالات اور ہمدردی اسلام کے جذبہ کے اظہار کا موقع ملتا۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ باوجود ناسازی طبع کے حضور نے لنڈن میں مبلغین اسلام کی کانفرنس اپنی صدارت میں منعقد فرماکر تبلیغ و اشاعت اسلام کے متعلق مفید اور کارآمد مشورے دیئے اور یورپ کے موجودہ حالات کو خود مشاہدہ کرکے یورپ و امریکہ میں اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے اہم فیصلے فرمائے۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے حضور کو اپنے نیک ارادہ کو عملی جامہ پہنانے کی توفیق بخشی۔

ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ حضور کا جہادِ عظیم عنقریب اپنے شیریں پھل لائے گا۔ اور دنیا جلد ہی مغرب سے آفتاب اسلام کو پوری آب و تاب سے طلوع ہوتے دیکھ لے گی۔

وَاللّٰہُ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ ط

سیدنا! حضور کی سفر یورپ سے پاکستان میں بخیر و عافیت واپسی جہاں ہمارے دلوں میں مسرت و شادمانی کے جذبات موجزن کرنے کا باعث بنی ہے۔ وہاں ہم مہجور درویشان کی یہ تمنا بھی شدت اختیار کرگئی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے رادّک الیٰ معاد کا وعدہ جلد پورا کرے اور حضور پُرنور اپنی عظمت اور جلالت شان کے ساتھ تخت گاہ رسول میں واپس تشریف لاکر رونق افروز ہوں اور الدار مسیح موعود علیہ السلام پھر "امن است در مکان محبت سرائے ما" کا منظر پیش کرے۔ وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ ط

آخر میں ہم خاکساران حضور کی خدمت عالیہ میں مودبانہ عرض کرتے ہیں۔ کہ حضور ہمارے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا کے ماتحت، قادیان میں رہنے اور خدمت دین و مقامات مقدسہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمیں ایسا بیج بنائے جس کے ذریعے سے نہ صرف ہندوستان میں بلکہ تمام دنیا میں اسلام و احمدیت کے شاندار درخت پیدا ہوں۔ اور ہمیں ہر قسم کی سستیوں کوتاہیوں اور گناہوں سے بچائے۔ اور مقامات مقدسہ کی اور ہماری ہر طرح سے حفاظت فرمائے۔ آمین

حضور کی خدمت اقدس میں یہ بھی گذارش ہے کہ اگرچہ یہ ایڈریس درویشان قادیان کی طرف سے ہے اور بوجہ وقت کی قلت کے دوسری ہندوستانی جماعتوں کو اس میں باقاعدہ شمولیت کیلئے اطلاع نہیں دی جاسکی۔ لیکن مرکز قادیان سے وابستہ جملہ احباب جماعت احمدیہ ہندوستان حضور کے ساتھ اپنی عقیدت و محبت میں کسی طرح ہم سے کم نہیں اور وہ ان جذبات پختہ کے اظہار میں ہمارے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔

والسلام

حضور کے ادنیٰ خدام درویشان قادیان۔ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۵۵ء

---

اخبار عالم احمدیت

# انٹیگوا

از مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ مبلغ جزائر غرب الہند جنوبی امریکہ:

انٹیگوا کا نام سنکر نہ جانے آپ میں سے کتنوں کو اپنے جغرافیائی علم کا امتحان لینا پڑے گا۔ اور طبعاً اس کا محل وقوع و دیگر کوائف معلوم کرنا چاہینگے یہ چھوٹا سا جزیرہ جزائر غرب الہند میں ٹرینیڈاڈ سے ۵۰۰ میل شمال کی طرف واقعہ ہے۔ اور اس کا رقبہ ۱۰۸ مربع میل ہے۔

میں اس جزیرہ میں تیسری مرتبہ آیا ہوں۔ آج سے صرف دو سال قبل یہاں اسلام کا نام پہنچا ہے۔ یہاں کی کل آبادی پچاس ہزار سے زائد افراد پر مشتمل ہے جن میں اکثریت افریقن نسل کی ہے۔ ان میں سے متعدد لوگوں نے اسلام قبول کرلیا ہے۔

اس قدر قلیل آبادی کے باوجود یہاں عیسائی فرقوں کی تعداد حیرت انگیز ہے۔ ہر فرقہ کا اپنا اپنا مشن قائم ہے ایک فرقہ جو "اینگولر چرچ" کے نام سے موسوم ہے۔ اس کے دار الخلافہ اور بندرگاہ سینٹ جان پر چھایا ہوا ہے۔ جہاں اس کا ایک بہت بڑا اور عظیم الشان گرجا بنا ہوا ہے بعض دوسرے مشہور فرقے یہ ہیں۔ رومن کیتھولک چرچ (جو صرف کیتھلک چرچ کہلاتا ہے) اسکے علاوہ اور بھی چرچ ہیں۔ جن میں مشہور مندرجہ ذیل ہیں:—

"دی پلگرم ہولینس"۔ "موراوین چرچ"۔ "سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ"۔ "میتھوڈسٹ چرچ"۔ "یہوواہ وٹنس" وغیرہ۔

تبلیغ۔ میری اکثر و بیشتر مصروفیات گھر سے باہر کی ہوتی ہیں۔ ہم عموماً اتوار کی رات کو باہر کھلے میدان میں لیکچرز کا انتظام کرتے ہیں۔ کیونکہ مقامی تعصب کی وجہ سے ہمارے لئے کوئی ہال اس غرض کیلئے کرایہ پر لینا مشکل ہے۔ دن کے وقت میں بعض علاقوں کا دورہ کرتا ہوں۔ اور اپنی استطاعت کے مطابق اسلام کا پیغام پہنچانے کی کوشش کرتا ہوں۔ جو اس میں دلچسپی لیتے ہیں وہ عموماً مجھے دوبارہ آنے کے لئے کہتے ہیں۔ اور اپنے گھروں پر شام کے وقت بلاتے ہیں۔ عید الاضحیہ میرے گھر پر ہی پڑھی گئی تھی۔ اس موقعہ پر ایک شخص نے اسلام قبول کیا تھا احباب یہ سنکر خوش ہونگے کہ نائیجیریا کا اخبار "ٹرتھ" (جو نائیجیریا میں مسلمانوں کا پہلا اخبار ہے) انٹیگوا میں قریباً ہر جگہ پہنچ چکا ہے۔ چنانچہ ایک شخص نے اس میں قرآن کے انگریزی ترجمہ کا اشتہار پڑھ کر مجھے اس کا ایک نسخہ بھیجنے کے لئے لکھا۔

ایک ایسے علاقہ میں جو انڈیا اور پاکستان سے قریباً دس ہزار میل کے فاصلہ پر ہے۔ احمدیت کا پھیل جانا یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی دلیل ہے۔ آج سے ۶۰ سال قبل آپکی جماعت میں ہندوستان کے چند گنتی کے افراد شامل تھے۔ آپنے اس وقت خدا تعالیٰ کے الہامات کی بناء پر اعلان کیا تھا کہ آپ کی تبلیغ دنیا کے کناروں تک پہنچ جائیگی احمدیت کی اسقدر ترقی عیسائی اور مسلمان دونوں کے لئے ایک عظیم الشان نشان ہے۔ کیونکہ بائیبل اور قرآن دونوں یہ صاف طور پر بتاتے ہیں کہ جھوٹے مدعی نبوت کبھی کامیاب نہیں ہوتے بلکہ جلد ہی تباہ ہو جاتے ہیں۔

دراصل احمدیت کا دور دور ممالک تک پھیل جانا ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا نشان نہیں بلکہ اس نشان کی شان اس بات میں ہے کہ اسکے ذریعہ سے آپ کی وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو آپ نے ایسے وقت میں کی تھی۔ جب آپ کا مشن محض ایک نوزائیدہ اور ناتوان بچہ کی حیثیت میں تھا۔ اور آپکے مخالفین برملا کہتے تھے کہ یہ مشن جلد تباہ ہو جائیگا۔ بالآخر عرض ہے کہ اگر پاکستان یا ہندوستان میں میرے کوئی دوست (جن سے میں اس قدر لمبے عرصہ سے جدا ہوں) مجھے مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھیں تو مجھے بہت خوشی ہوگی۔

P.O. Box 412 Port of Spain Trinidad

# الوہیت اور نبوت
## ایک دلچسپ مکالمہ

از قریشی عبدالحق صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نزیل چمبہ

چند یوم سے چمبہ میں جناب پادری گنڈا ئل صاحب آف دھاریوال تشریف فرما ہیں۔ جن کی آمد پر عیسائی مشنری چمبہ جناب پادری فتح دین صاحب نے خاکسار سے ان کا تعارف کرایا۔ اور فرمایا کہ یہ صاحب پادری صاحب تشریف لے آئے ہیں اور تبادلۂ خیالات بھی ہوگا۔ میں نے کہا بڑی خوشی کی بات ہے۔ یہ ایسا ضرور ہونا چاہئیے۔ اس کے بعد چمبہ کے مشہور میلہ منجر کے موقعہ پر ایک دفعہ ملاقات کے دوران میں تثلیث کے موضوع پر مختصر سی گفتگو ہوئی۔ خاکسار نے عرض کیا کہ خدا تین کس طرح بن گئے۔ پادری صاحب موصوف نے فرمایا۔ کہ بات یہ ہے کہ خدا تو ایک ہی ہے اور خدا محدود نہیں ہے۔ اس لئے باپ بھی وہی خدا ہے۔ پھر جب روح القدس کی صورت میں متمثل ہوا تو وہی خدا تھا۔ اور پھر تجسم کی صورت اختیار کر کے بھی وہی خدا ظاہر ہوا۔ لہذا خدا ایک ہے جو مسیح کا تجسم اختیار کر کے ظاہر ہوا۔

اس پر میں نے گذارش کی۔ کہ جب یہود مسیحؑ کو صلیب پر لٹکانے لگے تھے۔ اس وقت ان کا یہ دعا کرنا کہ اے باپ اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے۔ یا ایلی ایلی لما سبقتنی۔ یعنی اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ کس حقیقت پر مبنی تھا۔ جبکہ بقول آپ کے وہ خود خدا تھے۔ تو وہ دعا کس سے مانگ رہے تھے۔ کیا خدا تقسیم ہو گیا تھا؟ جو کچھ مسیح کے تجسم میں ظاہر ہوا۔ اور کچھ مسیح کے تجسم سے علیحدہ تھا۔ جس سے آپ دعا مانگ رہے تھے۔

اس کا جواب تو پادری صاحب نے کچھ نہ دیا اور فرمایا عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے میرا سر چکرا جاتا ہے۔ نیز چونکہ چوگان میں سگریٹ نوشی بہت ہو رہی ہے۔ جس کا ہمیشہ میری طبیعت پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ پھر کبھی کتاب مقدس میرے پاس ہوگی۔ تو بات کریں گے۔ میں نے عرض کیا کہ ہاں صاحب بات ٹھیک ہے۔ جو بھی عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ اس پر بحسب عمر بچپن، جوانی، بڑھاپے کی مختلف حالتیں وارد ہوتی رہتی ہیں اللہ تعالےٰ ہی ایک غیر متغیر ہستی ہے۔ اس لئے اگر میں زندہ رہا تو مجھ پر بھی کچھ عرصہ کے بعد آپ کی طرح بڑھاپے کے آثار ظاہر ہو جائیں گے۔ اس میں کسی کو کیا کلام ہو سکتا ہے۔ مندرجہ بالا گفتگو بہت پر امن طریق پر جاری رہی اور ختم ہوئی۔

آج پھر بڑی تلاش کے بعد پادری صاحب موصوف سے انکے لائبریری روم میں مکالمہ کا موقعہ ملا۔ جو ناظرین بدر کی ضیافت طبع کے لئے مختصر طور پر عیسائی اور احمدی کے عنوانات سے تحریر کیا جاتا ہے۔

عیسائی۔ میں نے مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے سے ایک دفعہ ذکر کیا تھا۔ کہ آپ لوگ ہمیشہ کہتے رہتے ہیں۔ کہ بائیبل میں تحریف و تبدل ہوتا رہتا ہے۔ اور دوسری طرف آپ کے مشن یورپین ممالک میں بھی قائم ہیں۔ لہذا آپ کے یورپین مشنریوں کو چاہیئے کہ بائیبل کی وہ عبارات جو پہلی صدی عیسوی میں چمڑوں وغیرہ پر یورپ میں عبرانی اور یونانی زبانوں میں لکھ کر محفوظ رکھی گئی ہیں۔ ان کے ساتھ موجودہ عبرانی یونانی اناجیل وغیرہ کا موازنہ کر کے دکھائیں کہ آیا تحریف ہوئی ہے یا نہیں۔ تراجم پر اعتراضات کیوں کئے جاتے ہیں۔

احمدی۔ یہ تو آپ کا فرض ہے کہ بائیبل کی اصل نازل شدہ زبان میں عام ترویج کریں۔ اور تراجم اصل زبان کے نیچے شائع کریں جیسے قرآن کریم کے تراجم اصل الہامی زبان کے نیچے شائع کئے جاتے ہیں۔ تاکہ عوام پر بائیبل کا حسن و قبح ظاہر ہو جائے۔ اور معترض بھی ترجمہ کی بجائے اصل عبارت پر اعتراض کر سکے۔

لیکن آپ مجھے ایک بات بتلائیے

عیسائی۔ کیا؟

احمدی۔ جب کسی الہامی کتاب میں کسی چیز کے متعلق معین اعداد و شمار بتائے گئے ہوں تو کیا وہ ٹرانسلیشن میں کبھی معین اور کبھی غیر معین ہو سکتے ہیں۔ مثلاً جب ایک الہامی کتاب میں کسی چیز کے اعداد و شمار دس ہزار بتائے گئے ہوں۔ اور جب کسی مخالف کی طرف سے اس پر اعتراض وارد کیا گیا ہو۔ تو کیا نئے ایڈیشن میں دس ہزار کی جگہ لاکھوں کا لفظ لکھا جا سکتا ہے؟ (یہ بائیبل کی اس تحریر کی طرف اشارہ تھا جس میں "دس ہزار قدوسیوں" کی معین تعداد بتائی گئی تھی۔ لیکن جب اس پیشگوئی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسول مقبول صلعم پر چسپاں فرمایا۔ تو دوسرے ایڈیشن میں دس ہزار کی جگہ "لاکھوں میں سے آئیگا" کے الفاظ بدل دیئے) یہ گذارش اگرچہ میں نے بڑی نرمی سے کی لیکن پادری صاحب موصوف بہت سٹ پٹائے اور بڑا جوش و خروش دکھا کر موضوع کو بدل دیا اور اس طرح اس موضوع کی تکمیل نہ ہو سکی)

عیسائی۔ آپ پہلے مرزا صاحب کی نبوت ثابت کریں آپ محمد (صلعم) صاحب کی نبوت ثابت کریں۔ قرآن کا سب سے پہلے ترجمہ شائع کر کے تو عیسائیوں نے پول ظاہر کیا۔ قرآن تو چھوٹی سی کتاب ہے اور بائیبل ایک بہت بڑی کتاب ہے وغیرہ وغیرہ۔

احمدی۔ پادری صاحب آپ اتنے مشتعل کیوں ہوتے ہیں علمی باتیں ڈنڈے کے زور سے حل نہیں ہوا کرتیں بلکہ یہ چیزیں سنجیدگی اور تہذیب سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس لئے آپ اطمینان سے سوال کیجئے اور اطمینان سے جواب لیجئے۔ آپ کو تو تعلیم یہ دی گئی ہے کہ اگر کوئی تمہارے ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دو۔ لیکن آپ الٹا مجھ سے ناراض ہو رہے ہیں جبکہ میں نرمی سے آپ کے ساتھ ہمکلام ہوں۔ جب آپ اپنی مسلمہ تعلیم کے ہی سراسر خلاف عمل کر رہے ہیں۔ تو آپ اپنے عقیدہ کی دوسروں کو کس طرح تبلیغ کرتے ہوں گے۔ میں نے تو آپ کو طمانچہ نہیں لگایا۔ آپ ایسے ہی آگ بگولا ہو رہے ہیں۔

سنئے جواب۔ محمد رسول اللہ صلعم نے نبوت کا دعوےٰ کیا اور حضرت مرزا صاحبؑ نے حضورؐ کے امتی نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ تو یہ کوئی نئی چیز نہیں کیونکہ آپ بھی بائیبل کی تعلیم کے مطابق مانتے ہیں کہ ایسے لوگ جو عورت کے پیٹ سے پیدا ہوئے ان میں سے حضرت ابراہیم۔ اسمٰعیل۔ اسحٰق۔ یوسف موسیٰ وغیرہم علیہم السلام خدا تعالےٰ کے سچے نبی تھے۔ اس لئے اگر رسول مقبول صلعم اور حضرت مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا تو یہ کوئی نئی بات نہ تھی۔ آپ کے مسلمات کے مطابق بھی نبوت ممکنات میں سے ہے۔ البتہ آپ جو اس چیز کو پیش کرتے ہیں کہ ایک شخص جو عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا وہ خدا ہے۔ میرے اور آپ دونوں کے عقیدوں کے مطابق یہ ایک نئی چیز ہے۔ اس لئے براہ مہربانی آپ پہلے مسیح کی خدائی ثابت کیجئے پھر میں محمد رسول صلعم اور حضرت مرزا صاحب کی نبوت اس سے بڑھ کر ثابت کرنے کے لئے حاضر ہوں۔ نیز قرآن کریم کا حجم کم ہونا اور بائیبل کا زیادہ حجم والا ہونا بائیبل کی صداقت کی دلیل نہیں ہے۔ کیا جو کتابیں بائیبل کے حجم سے زیادہ حجم رکھتی ہیں آپ ان کی وجہ سے بائیبل کو جھوٹا قرار دینگے۔ البتہ کسی کتاب میں اعلیٰ تعلیم کا پایا جانا اسکی صداقت کی ضرور دلیل ہے۔ جو بفضل خدا قرآن کریم میں موجود اور اظہر من الشمس ہے۔ اور آپ کا یہ فرمانا کہ سب سے پہلے عیسائی مترجمین نے قرآن مجید کا ترجمہ کر کے پول ظاہر کیا ہے قابل حجت نہیں کیونکہ کسی عیسائی مترجم کا اپنی مرضی کے مطابق قرآن کریم کا ترجمہ کر کے اس پر اعتراض کرنا قابل قبول نہیں۔ لیکن بائیبل کے تراجم پر جسقدر ہماری طرف سے سوالات ہوئے ہیں۔ وہ تراجم سب عیسائی مترجمین نے کئے ہیں۔ اس لئے ان پر سوالات کرنا ہر غیر مذاہب پر مذاہب کا حق ہے جبکہ آپ ترجمہ کے ساتھ بائیبل کی الہامی عبارت کی تشہیر نہیں کرتے۔

عیسائی۔ آپ مرزا صاحبؑ اور محمد (صلعم) صاحب کی نبوت ثابت کیجئے۔ تم لوگ جھوٹ بولتے ہو اور باتیں نہیں سنتے (پادری صاحب بڑے غصہ کی حالت میں تھے)

احمدی۔ پادری صاحب میں پھر آپ کو انجیل کی واضح تعلیم کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ آپ کو بحیثیت ایک عیسائی کہلانے کے اسقدر غصہ کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیئے جبکہ میں نرمی سے آپ کے سوالات کا جواب دے رہا ہوں۔ آپ دلیل سے بات کیجئے اگر محمد رسول اللہ صلعم یا حضرت مرزا صاحب نے نبوت کے دعاوی کئے ہیں تو یہ آپ کے نزدیک بھی ایک ممکن چیز ہے۔ کیونکہ انسانوں میں سے متعدد حضرات سچے نبی ہو گذرے ہیں۔ لیکن آپ کے عقیدہ کے مطابق انسانوں میں سے خدا صرف حضرت مسیحؑ ہیں۔ اس لئے ایک ممتنع چیز تھی۔ جس کا حضرت مسیح سے پہلے کبھی ظہور نہیں ہوا تھا۔ اس لئے پہلے آپ اس ممتنع چیز کو ممکن کر کے دکھائیں۔ اور مسیح کی الوہیت ثابت کریں۔ پھر میں رسول کریم صلعم اور حضرت مرزا صاحب کی نبوت ثابت کر کے دکھلاؤنگا جو آپکے نزدیک بھی ایک ممکن چیز ہے۔

اس موقعہ پر ایک اجنبی دوست جو ہماری گفتگو سن رہے تھے بولے کہ بہتر ہے کہ آپ چند غیر جانبدار معزز دوستوں کا انتخاب کر کے باقاعدہ شرائط طے کر کے تبادلہ خیالات کریں۔ تاکہ صحیح پوزیشن عوام پر بھی ظاہر ہو سکے۔

احمدی۔ یہ مشورہ بھی اچھا ہے۔ امید ہے کہ آپ (پادری صاحب) بھی اس سے متفق ہوں گے۔

عیسائی۔ ہم آپ سے مناظرہ نہیں کریں گے۔ آپ نوجوان ہیں مجھ پر بڑھاپے کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں اس لئے میں آپکے ساتھ کس طرح مقابلہ کر سکتا ہوں

احمدی۔ گذشتہ دسمبر میں آپکا آریہ سماج کے ساتھ بمقام امرتسر آٹھ دن تک مناظرہ جاری رہا نیز آپکا مجھ سے زیادہ عمر کا ہونا آپکے لئے تجربہ اور علمی وسعت پر دلالت کرتا ہے۔ اسلئے آپ کو گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔

عیسائی۔ امرتسر میں حفظ امن کا پورا پورا انتظام تھا۔

احمدی۔ چمبہ میں مسلمان اور عیسائی فریقین اقلیت میں ہیں اس لئے یہاں حفظ امن کا زیادہ اچھا اور آسانی سے انتظام ہو سکتا ہے۔ امرتسر کے مناظرہ میں اس سے زیادہ مشکلات پیش آنے کا امکان تھا۔

عیسائی۔ ابھی ہم مناظرہ نہیں کرینگے بلکہ نجات کے موضوع پر فریقین اپنے اپنے مذہب کی تعلیم کے مطابق روشنی ڈالیں دوسرے مذہب پر حملہ نہ کیا جائے۔ (باقی آئندہ) (مسلسل)

## "اخبار ریاست کانپور" کے اعلان سے بیزاری

پچھلے ایام میں مجھ سے شیطانی غلبہ کے ماتحت ایک فروگذاشت ہوگئی جس کا مجھے سخت افسوس ہوا۔ اس میں میری برادری کے بعض لوگوں کے داؤ پیچ کا دخل ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اخبار ریاست کانپور میں میرے متعلق یہ اعلان شائع ہوا کہ میں نے مع اہل وعیال جماعت احمدیہ سے اپنا تعلق ختم کر لیا ہے۔ اور نعوذ باللہ اپنے عقائد سے توبہ کر کے مذہب اہل سنت والجماعت کی طرف رجوع کر لیا ہے ..........

میں یہ لکھ دینا چاہتا ہوں کہ اخبار ریاست میں جو اعلان مورخہ ۱۹ر جولائی ۱۹۵۵ء کو شائع ہوا اس سے میں بیزاری کا اظہار کرتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ میں بفضل اللہ احمدی ہوں اور احمدیت کے جملہ عقائد کو سچا سمجھتا ہوں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ دعاوی پر ایمان رکھتا ہوں اسی طرح میرے اہل وعیال بھی بدستور احمدی ہیں اور وہ بھی اس اعلان سے جو ریاست میں شائع ہوا بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ اس لئے ان کے دستخط بھی اسی کاغذ پر ثبت ہیں اور درخواست ہذا کے مضمون سے وہ کلی طور پر متفق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس فروگذاشت کو معاف فرمائے۔ آمین۔

دستخط خاکسار عبدالوہاب بقلم خود

مکرم عبدالوہاب صاحب کی یہ اصل تحریر محمد احمد صاحب سوہجہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کانپور ۴۲/۲۸ مکھنیاں بازار کے پاس محفوظ ہے۔ جو صاحب اس کو دیکھنا چاہیں بخوشی دیکھ سکتے ہیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

## شعائر اللہ کی خدمت وحفاظت کی سعادت حاصل کرنیکا زریں موقعہ

• "ہمارا فرض ہے کہ ہم قادیان میں رہنے والوں کی دلجمعی کی پوری کوشش کریں"

(ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز)

" دراصل قادیان کو آباد رکھنا ساری جماعت کا فرض ہے۔ مگر تقدیر الٰہی کے ماتحت ایک حصہ کو قادیان سے نکلنا پڑا۔ اور دوسرا حصہ قادیان میں آباد ہونے کی توفیق نہ پا سکا۔ اور صرف قلیل حصہ کو ہی یہ سعادت نصیب ہوئی ہے کہ وہ موجودہ حالات میں قادیان میں ٹھہر کر خدمت دین بجا لا دیں پس دوسروں کا فرض ہے کہ وہ اپنے ان بھائیوں کی خدمت اور آرام کا خیال رکھیں۔ اور انہیں کم از کم ایسی مالی پریشانیوں سے بچائیں۔ جو توجہ کے انتشار کا موجب ہوں۔ حقیقتاً ہم پر یہ درویشوں کا احسان ہے۔ کہ وہ ہماری قربانی کر کے قادیان میں ہماری نمائندگی کر رہے ہیں۔ پس یہ امداد ہرگز صدقہ یا خیرات کے رنگ میں نہیں بلکہ محبت کا ایک تحفہ ہے جو شکرانہ اور قدردانی کے رنگ میں ہم یا ہندوستانی دوست درویشوں کی خدمت میں پیش کرتے ہیں"۔ (حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔)

مندرجہ بالا ارشاد کے پیش نظر میں امید کرتا ہوں کہ احباب زیادہ سے زیادہ تحریک درویشی فنڈ میں حصہ لیں گے۔ ناظر بیت المال قادیان



* اور اس طرح عوام پر یہ بات ظاہر ہو جائے گی کہ نجات کا صحیح راستہ کونسا مذہب پیش کرتا ہے احمدی۔ میں بڑی خوشی سے اس موضوع پر بولنے کے لئے تیار رہوں۔ آپ انتظام کیجئے۔ لاؤڈ سپیکر کا نصف خرچ میں ادا کر دوں گا۔ اور مجھے امید ہے کہ ہمارا یہ پروگرام بڑا کامیاب رہے گا۔ کیونکہ غیر مذاہب کو جھوٹا ثابت کر کے کوئی مذہب سچا ثابت نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ہر مذہب کی صداقت اس کی ذاتی اور اندرونی خوبیوں سے ہی پہچانی جا سکتی ہے۔

اس کے بعد پادری صاحب نے بار بار اظہار فرمایا کہ اب مذہبی موضوع پر بحث نہ کی جائے۔ اخبار اُٹھا کر پڑھنا شروع کر دی۔ عینک پاس نہ ہونے کی وجہ سے مجھے فرمایا کہ آپ بعض خبریں پڑھ کر سنائیں میں نے ان کو بعض خبریں پڑھ کر سنائیں۔ نماز مغرب کا وقت ہو گیا۔ اور یہ مکالمہ ختم ہوا۔ آئندہ اگر نجات کے موضوع پر فریقین کی طرف سے تقاریر کا انتظام ہو گیا۔ تو ناظرین بدر کی خدمت میں پیش کر سکوں گا۔

## تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد قریب آگئی

### قابل توجہ عہدہ داران ومخلصین جماعت

تحریک جدید کے سال رواں میں اب وعدوں کے پورا کرنے کا آخری وقت ہے۔ چاہیئے کہ میعاد کا آخر وقت ۳۰ر نومبر آنے سے پہلے تحریک جدید کے تمام احباب کے وعدے سو فیصدی پورے ہو چکے ہوں۔ جیسا کہ گذشتہ سالوں میں ہوتا رہا ہے۔

پس وہ احباب جن کے ذمہ تحریک جدید کا چندہ ہے۔ اور وعدہ پورا نہیں ہوا انہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ میں توجہ دلانا مناسب ہے تا وہ جلد سے جلد اپنا عہد پورا کریں دفتر وکیل المال تحریک جدید ہر ایک وعدہ کرنے والے کو اس کے وعدہ اور وصولی کی اطلاع کر چکا ہے:۔ "آخر جو احمدی کہلاتا ہے وہ مکان کی اینٹ بن چکا ہے وہ تحریک جدید کا ایک حصہ بن چکا ہے۔ اس نے بیعت کرتے ہوئے وعدہ کیا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔ میرا دین کے لئے جان ومال اور عزت سب کچھ قربان کروں گا۔ اس کا چندہ ادا نہ کرنا محض سستی اور غفلت ہے"۔

" یہ دین کا کام ہے جو سب کاموں پر مقدم ہے۔ اگر آپ لوگوں کو اب ادائیگی میں تکلیف کرنی پڑتی ہے تو وہ تکلیف تمہیں برداشت کرنی پڑے گی"۔

" اے خدا تو ہماری جماعت کے قلوب میں آپ قربانی کی تحریک پیدا کر۔ اے خدا تو اپنے فرشتوں کو نازل فرما۔ جو لوگوں کے دلوں کو زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے پر آمادہ کریں۔ اے خدا اس آمادگی کے بعد پھر تو اپنے فرشتوں کو اس بات پر مامور فرما۔ کہ جو لوگ وعدہ کریں وہ اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کریں"۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

## کیا آپ حقیقی معنوں میں احمدیہ جماعت میں شامل ہیں؟

احمدیہ جماعت کا طغرائے امتیاز دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کو ہر حال ہر وقت اور ہر صورت میں پورا کرنا ہے یہی وہ جماعت ہے جو اللہ تعالیٰ کی توحید اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کو اس دنیا کے چپے چپے پر قائم کرنے کے محض رضاء الٰہی کی خاطر ایسی شاندار قربانیاں کر رہی ہے۔ جس کی نظیر آجکل کوئی دوسری قوم پیش کرنے سے قاصر ہے جماعت کا ہر فرد ہر شخص پورے وقت کے لئے میدان جہاد میں نہیں نکل سکتا۔ لیکن اس غرض کے لئے جو میدان میں سر بکف ہو کر نکلے ہیں ان کی امداد ہر شخص اپنی بساط کے موافق کر سکتا ہے یعنی ان کو اور ان کے اہل وعیال کو قوت لایموت مہیا کرنے۔ ان کو لٹریچر مہیا کرنے میں ہر احمدی حصہ لے سکتا ہے اور وہ اس طرح کہ وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اور عقبےٰ میں اپنا عمدہ گھر تیار کرنے کے لئے اپنی آمد میں سے زیادہ سے زیادہ چندہ دیں۔

پس میں ہر احمدی دوست سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ پوری توجہ کے ساتھ جائزہ لیں کہ کیا وہ اس جہت سے حقیقی معنوں میں احمدیہ جماعت میں شامل ہیں۔ اگر وہ اس کے جواب میں اپنے اندر کمزوری پائیں تو انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ فرماتے ہیں۔ کہ احمدیہ جماعت میں شامل ہونا کوئی پھولوں کی سیج نہیں۔ بلکہ خاردار راستہ ہے۔ جس پر چلنا آسان کام نہیں۔ لیکن یہی راستہ انجام کار فلاح دارین کی طرف راہنمائی کرتا اور کامیابی مسرت اور فتح مندی سے ہمکنار کرتا ہے۔

پس آپ مالی تنگی کے متعلق شیطانی وساوس کو دور کر دیں اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد جو کہ ارشاد خداوندی ہے کے مطابق مالی قربانی میں بڑھ کر حصہ لیں۔ تا کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکیں۔ جس سے بڑھ کر مومن کے لئے اور کوئی منتہائے مقصود نہیں ہے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

**میری صحت**۔ الحمد للہ میں صحت میں ترقی محسوس کرتا ہوں۔ جن احباب نے بذریعہ خطوط یا تار عیادت فرمائی ان سب کے لئے جزاھم اللہ احسن الجزاء کہتا ہوں۔ اخبارات سلسلہ نے جس محبت کا اظہار اپنے ایک ہمعصر کے لئے کیا اس کے لئے بھی دعا کرتا ہوں

عرفانی کبیر سکندر آباد دکن

# ہندوستان و ممالک غیر کی خبریں

**جالندھر۔** ۱۰ ر ستمبر۔ آج میونسپل کمیٹی کے صدر پنڈت درگا دت نے کمیٹی کی میٹنگ میں اعلان کیا کہ ٹیکسیشن کمیشن کی سفارش پر مرکزی سرکار نے تمام صوبائی سرکاروں کو ہدایات جاری کر دی ہیں کہ وہ صوبوں میں میونسپل کمیٹیوں کو پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے اختیارات سونپ دیں اور کمیٹیوں کی طرف سے لگایا گیا ہاؤس ٹیکس ختم کر دیا جائے۔ انہوں نے بتایا کہ اس حکم پر یکم اپریل ۱۹۵۶ء سے عملدرآمد شروع ہو جائے گا۔ پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے سلسلہ میں وہ چنڈی گڑھ گئے تھے۔ وہاں انہیں یہ اطلاع ملی کہ پنجاب سرکار کے فنانس سیکرٹری کو اس سلسلہ میں ہدایات آ چکی ہیں۔ پنڈت درگا دت نے یہ اعلان شری پنا لال کی اس تجویز پر دیا کہ ہاؤس ٹیکس ۲۵ روپے ماہوار کرایہ تک معاف کر دیا جائے۔ ان کے اس بیان پر ہاؤس میں پُرجوش تالیاں بجائی گئیں۔ اور اپوزیشن پارٹی کے لیڈر نے انہیں مبارکباد دی۔

**نئی دہلی۔** ۱۰ ر ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک ہزار روپیہ ماہوار سے زائد مالیت کے انعامی معمے ممنوع قرار دیدیئے جائیں گے۔ مرکزی حکومت نے معموں پر کنٹرول کا بل تیار کر لیا ہے اور یہ سوموار کو پارلیمنٹ میں پیش کر دیا جائے گا۔ انعامی معموں میں کراس ورڈ معمے۔ خالی چھوڑے ہوئے حروف کو پُر کرنے کے معمے تصویری معمے اور الف لیلیٰ یا منتشر حروف کو جوڑنے کے معمے شامل ہیں۔ جو لوگ معموں کا کام کریں گے انہیں لائسنس لینے ہونگے۔ اور انہیں حساب کتاب بھی رکھنا ہوگا اور اسے لائسنس دینے والے حکام کے پاس پیش کرنا ہوگا۔

**راجکوٹ۔** ۱۱ ر ستمبر۔ بھارت کے وزیر ... ڈاکٹر کاٹجو نے بھارت واسیوں کو مشورہ دیا ہے۔ کہ گوا کے معاملہ میں صبر اور استقلال سے کام لیں۔ اور اس مسئلہ کا حل حکومت پر چھوڑ دیں۔ راجکوٹ نے یہ اپیل جام نگر میں کانگرسی ورکروں کے جلسہ میں تقریر کرتے وقت کی۔ آپ نے کہا کہ چونکہ یہ ایک قومی مسئلہ ہے۔ اس لئے بہتر ہوگا۔ کہ اسے نپٹانے کا کام حکومت پر چھوڑ دیا جائے۔ ستیہ گرہ کا ہتھیار انگریزوں کے خلاف بڑی کامیابی سے آزمایا گیا تھا۔ لیکن میرا خیال ہے۔ کہ یہ پرتگیزوں کے خلاف اختیار نہیں کیا جا سکتا۔ آپ نے تمام ہندوستانیوں سے اپیل کی۔ کہ وہ آل انڈیا کانگرسی کمیٹی کے پاس کردہ حالیہ ریزولیوشن پر عمل کریں۔ آخر میں آپ نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ بھارت سرکار نے پرتگیزی بستیوں کے خلاف جو اقتصادی اقدامات کئے ہیں اور کر رہی ہے ان کے خاطر خواہ نتائج نکلیں گے۔

**کراچی۔** ۱۰ ر ستمبر۔ بھارت اور مشرقی پاکستان میں سیلابوں کی روک تھام کے لئے مشترکہ اقدامات کرنے کے لئے کراچی میں بات چیت شروع ہو گئی۔ بھارتی وفد کے رہنما شری کنور سین چیئرمین واٹر کمیشن ہیں یہ بات چیت ابتدائی نوعیت کی ہے۔ اور اس کا مقصد یہ معلوم کرنا ہے کہ دونوں ملک اس معاملہ میں کس حد تک تعاون کر سکتے ہیں۔

**جالندھر۔** ۱۰ ر ستمبر آج میونسپل کمیٹی کا اسپیشل اجلاس پنڈت درگا دت صدر میونسپل کمیٹی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں ۱۲ ریزولیوشن پیش ہوئے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ جالندھر کی میونسپل حدود میں عائد کیا گیا سائیکل ٹیکس منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ چنانچہ یہ فیصلہ ہوا کہ سائیکل ٹیکس یکم اپریل ۵۶ء سے منسوخ کرنے کے سلسلہ میں پنجاب سرکار سے منظوری طلب کی جائے

**کلکتہ۔** ۱۰ ر ستمبر۔ مغربی بنگال اسمبلی میں کل اس قدر زیادہ شور و غل اور گڑبڑ ہوئی۔ کہ سپیکر کو اسمبلی کا اجلاس وقت سے پہلے ہی ملتوی کرنا پڑا۔ سرکاری اور اپوزیشن بنچوں کے کئی ممبر اپنی سیٹوں سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اور آستینیں چڑھا کر ایک دوسرے کے مدمقابل آگئے۔ انہوں نے ایک دوسرے پر آوازے کسے۔ اور وہ قریباً قریباً ہاتھا پائی پر اُتر آئے۔ سپیکر نے ہاؤس میں امن قائم کرنے کی بہتیری کوشش کی۔ لیکن ان کی کسی نے نہ سُنی۔ بالآخر سپیکر کو اجلاس وقت سے پہلے ہی ملتوی کرنا پڑا۔

**نیویارک۔** ۱۰ ر ستمبر روس نے امریکہ سے دریافت کیا ہے کہ صدر آئزن ہاور نے روس اور امریکہ کے درمیان فوجی معلومات کے تبادلہ کی جو تجویز پیش کی ہے کہ اس کے ماتحت ایٹمی اور ہائیڈروجن ہتھیاروں کے متعلق معلومات کا بھی تبادلہ کیا جائے گا۔ مندرجہ بالا استفسار روسی نمائندہ نے اُس سب کمیٹی کی میٹنگ میں کیا۔ جو کہ تخفیف اسلحہ کے سلسلہ میں پانچ ممالک نے مرتب کر رکھی ہے۔

**لندن۔** ۱۰ ر ستمبر روس نے فن لینڈ کے مقام لیورکالا میں اپنا فوجی اڈہ ختم کر دیا ہے۔ روس نے بڑی بڑی طاقتوں سے اپیل کی تھی۔ کہ وہ غیر ممالک میں اپنے فوجی اڈے ختم کر دیں۔ چنانچہ اُس نے یہ مثال قائم کر دی ہے۔ فن لینڈ کے وزیر اعظم ۱۵ ر ستمبر کو ماسکو آ رہے ہیں۔ اور اس فوجی اڈے کے تباہ لے پر بات چیت کریں گے۔ روس نے اپنا ایک فوجی اڈہ بالٹک میں قائم کر لیا ہے۔ اسکی موجودگی میں روس کو فن لینڈ میں فوجی اڈے کی ضرورت نہیں تھا۔

**گورداسپور کانوہ۔** ۸ ر ستمبر اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ کو آج گورداسپور کانوہ جیل سے رہا کر دیا گیا۔ ان کی رہائی امرتسر کے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سشن جج کے فیصلہ کے تحت عمل میں آئی ہے۔ پنجابی صوبہ کے حق میں نعرے لگانے والے پہلے اکالی جتھہ کی قیادت کرنے پر ماسٹر تارا سنگھ کو ۴ ماہ قید کی سزا امرتسر کی ایک عدالت سے ہوئی تھی۔ اب ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سشن جج نے ان کی سزا میں تخفیف کر دی اور لکھا ہے کہ وہ جتنے دن قید رہ چکے ہیں وہی کافی ہے۔

**کراچی۔** ۸ ر ستمبر۔ کراچی پاکستان میں پہلی جگہ ہے جہاں سوئی گیس مہیا کی جا رہی ہے۔ یہ گیس سولہ انچ موٹے لوہے کے نل میں سوئی بلوچستان سے چار سو میل ریگستانوں اور دلدلوں سے گذر کر یہاں پہونچتا ہے۔

**کٹک۔** ۸ ر ستمبر۔ اُڑیسہ کے تین اضلاع سیلاب سے گھرے ہوئے ہیں۔ ان اضلاع کے تقریباً تین لاکھ سے زائد افراد کو نکالنے کے سلسلے میں اقدامات شروع کر دیئے گئے ہیں کل شام تک ایک اسپیشل گاڑی کے ذریعہ حکومت مغربی بنگال اور فوجی افسران کی طرف سے بھیجی ہوئی کشتیاں یہاں پہونچ گئی ہیں۔ حکومت اُڑیسہ کی درخواست کے بارہ گھنٹے بعد یہ کشتیاں یہاں پہونچ گئیں۔ اڑیسہ کے تین اضلاع۔ پوری۔ کٹک اور بالاسور میں سیلاب کے پانی کا تلاطم بھی انخلاء کے کام میں رکاوٹیں پیدا کر رہا ہے۔ ریاست کے تقریباً تمام دریاؤں کا پانی کناروں سے باہر نکل گیا ہے۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق ہزاروں کی تعداد میں لوگ بے گھر ہو گئے ہیں۔

**دہلی۔** ۸ ر ستمبر آج لوک سبھا میں وقفہ سوالات کے دوران ایک سوال کے جواب میں وزیر تجارت نے بتایا کہ ہر چھوٹا بڑا اخبار اپنا حساب وغیرہ چیک کرا کے اور یہ ثابت کر کے کہ اس کی ضرورت کتنی ہے کاغذ برآمد کرنے کی اجازت حاصل کر سکتا ہے۔

مسٹر کامتھ نے سوال کیا کہ اخباری کاغذ کی درآمد کے سلسلہ میں اس قسم کی تبدیلی کیوں عمل میں آئی۔ وزیر موصوف نے جواب دیا کہ اخباری کاغذ کی درآمد پر چار فی صدی ڈیوٹی ہے۔ لیکن دوسرے مقاصد کے لئے جو کاغذ درآمد کیا جاتا ہے اس پر چالیس فی صدی ڈیوٹی وصول کی جاتی ہے۔ اس بڑے فرق کی وجہ سے چونکہ بہت سا کاغذ اخباری کاغذ کے نام سے برآمد کیا جا رہا تھا اس لئے یہ تبدیلی کی گئی تاکہ اس کا اخباروں کے علاوہ دوسرے لوگ ناجائز فائدہ نہ اُٹھا سکیں۔

**جدہ۔** ۷ ر ستمبر۔ حکومت سعودی عرب نے وادی نمر کو سرسبز و شاداب بنانے کا ایک منصوبہ تیار کیا ہے۔ جس پر دو کروڑ روپے صرف ہوں گے۔ اس منصوبہ کے تحت وادی عتیق میں ایک بند تعمیر کیا جائے گا۔ اس طرح جو پانی جمع ہوگا۔ اسے وادی کو سرسبز بنانے کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ اس منصوبہ سے وادی کی حالت بالکل بدل جائے گی۔ اس سکیم کے لئے آئندہ سال کے بجٹ میں گنجائش رکھی جائے گی۔

**لکھنؤ۔** ۸ ر ستمبر۔ آج یو۔ پی اسمبلی نے گاؤکشی کی ممانعت کا بل پاس کر دیا۔ اب یہ بل منظوری کے لئے یو۔ پی کی قانون ساز کونسل کو بھیجا جائے گا۔ اس بل کی یو۔ پی اسمبلی کے متعدد ممبروں نے اپنی تقریروں میں اقتصادی اور معاشی پہلو سے سخت مخالفت کی تھی ایک ممبر مسٹر ادماشنکر نے کہا تھا کہ حکومت میں ایمانداری ہونی چاہیئے کہ وہ کھل کر کہے کہ صوبہ کی بہت بڑی اکثریت گائے کے مارنے کے خلاف ہے۔ اس لئے یہ بل لایا جا رہا ہے۔

بل کی مخالفت کرنے والوں میں سابق وزیر لوکل سلف گورنمنٹ مسٹر موہن لال گوتم بھی قابل ذکر ہیں۔ مخالف لیڈر مسٹر گیندا سنگھ نے بھی اس بل کی مخالفت کی تھی۔ اس بل کی مخالفت میں مولانا شاہد فاخری نے بھی تقریر کی۔

## صوبہ اُڑیسہ کی مجالس خدام الاحمدیہ کیلئے نہایت ضروری اعلان

صوبہ اُڑیسہ میں کئی مقامات پر شدید سیلاب آیا ہوا ہے جس نے ہولناک تباہی مچادی ہے۔ اڑیسہ کی بعض مجالس خدام الاحمدیہ کو بذریعہ تار بھی اطلاع دی گئی ہے۔ اب اس اعلان کے ذریعہ بھی درخواست کی جاتی ہے کہ کٹک۔ سونگڑہ۔ کیرنگ اور کرڈاپلی کی مجالس کے خدام جہاں تک ممکن ہو سکے اپنے قریب کے متاثرہ علاقوں میں وفود کی صورت میں پہنچ کر سیلاب زدگان کی ہر ممکن طریق سے امداد کریں۔

نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان